فرضوں کے بعد اور سنتوں سے پہلے کسی کو سلام کرنا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:HAB-0416 تاریخ:06-09-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں، جیسے ظہر، جمعہ، مغرب و عشاء، ان میں فرضوں کے بعد اور سنتوں کے درمیان ایک دوسرے سے سلام کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں، ان میں فرضوں کے بعد اور سنتوں سے پہلے ایک دوسرے کو سلام کرنا، مکروہ تنزیہی ہے (یعنی گناہ نہیں، لیکن ناپسندیدہ عمل ہے)، جس سے سنتوں کے ثواب میں کمی آجاتی ہے۔

اس لیے کہ ان نمازوں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرائض کے بعد مختصر دعا پڑھتے اور اس کے فوراً بعد کاشانہ اقدس میں تشریف لے جاکر سنتیں ادا فرماتے تھے، اسی بنا پر فقہائے عظام نے فرائض و سنن کے درمیان مختصر دعا اور (سنتیں گھر آکر پڑھنے کی صورت میں) گھر آنے کی مقدار فاصلے کے علاوہ ہر منافی نماز عمل کو مکروہ و ناپسندیدہ فرمایا اور چونکہ سلام کرنا بھی منافی نماز عمل ہے، لہٰذا یہ بھی مذکورہ کراہت کے تحت داخل ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول مبارک بیان کرتے ہوئے حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالی عنہا ارشاد فرماتی ہیں: ”کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذا سلم لم یقعد إلا مقدار ما یقول: اللھم أنت السلام ومنک السلام، تبارکت ذا الجلال والإکرام“ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فرائض سے سلام پھیرتے، تو فقط ”اللھم أنت السلام ومنک السلام،تبارکت ذا الجلال والإکرام“ پڑھنے کی مقدار تشریف رکھا کرتے تھے۔

(صحیح المسلم، ج01، ص414، رقم592، دار احیاء التراث العربی)

مذکورہ حدیث کے تحت طیبی میں ہے: ”إنما ذلك في صلاة بعدها راتبة، أما التي لا راتبة بعدها کصلاۃ الصبح فلا“ **یہ فعل مبارک ان فرائض کے بعد تھا جن کے بعد سنتیں ہیں، اور جن کے بعد سنتیں نہیں جیسا کہ نماز فجر، ان کے بعد یہ معمول نہ تھا۔**

(شرح المشکوۃ للطیبی، ج03، ص1057، مطبوعہ ریاض)

”مفاتیح شرح المصابیح“ میں ہے: ”لا یقعد إذا سلم من فریضۃ بعدھا سنۃ إلا ھذا المقدار، وھي الظھر والمغرب والعشاء“ **جس فرض کے بعد سنتیں ہیں، جیسے ظہر، مغرب اور عشاء، ان سے سلام پھیرنے کے بعد صرف اتنی دیر تشریف رکھتے تھے۔**

(المفاتیح فی شرح المصابیح، ج02، ص174، دار النوادر)

فرائض کے بعد بلا فصل سنن کی ادائیگی کرنی چاہیے، ان کے مابین مختصر دعا کی مقدار فاصلہ کیا جاسکتا ہے، اس سے زائد فاصلہ کرنا مکروہ ہے، نیز ان کے مابین کلام یا منافی تحریمہ عمل بھی مکروہ ہے، چنانچہ در مختار میں ہے: ”(ولو تکلم بین السنۃ والفرض لا یسقطھا ولکن ینقص ثوابھا وکذا کل عمل ینافي التحریمۃ علی الأصح) قنیۃ“ **سنت و فرض کے درمیان کلام کرنا، سنت کو ساقط نہیں کرتا، تاہم اس کے ثواب کو کم کر دیتا ہے، اسی طرح اصح قول کے مطابق ہر منافی تحریمہ فعل کا حکم ہے۔**

(الدر المختار مع رد المحتار ملتقطاً، ج02، ص19، 20، دار الفکر)

”بریقہ محمودیہ“ میں ہے: ”یکرہ الکلام بین السنن والفرائض“ **سنن و فرائض کے درمیان کلام کرنا، مکروہ ہے۔** **(بریقہ محمودیہ فی شرح طریقۃ محمدیۃ، ج03، ص300، مطبعۃ الحلبی)**

بہار شریعت میں ہے: ”جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں، ان میں بعد فرض کلام نہ کرنا چاہیے،

اگرچہ سنتیں ہو جائیں گی، مگر ثواب کم ہوگا اور سنتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے۔"
(بہارشریعت، ج01، ص537، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ایک دوسری جگہ فرمایا: "سنت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے اصح یہ ہے کہ سنت باطل نہیں ہوتی، البتہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہی حکم ہر اُس کام کا ہے، جو منافی تحریمہ ہے۔"
(بہارشریعت، ج01، ص666، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مذکورہ کراہت کے کراہت تنزیہی ہونے کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: "فصل طویل مکروہ تنزیہی و خلافِ اَولیٰ ہے اور فصل قلیل میں اصلا حرج نہیں۔ "در مختار فصل صفۃ الصلوٰۃ" میں ہے: "ویکرہ تأخیر السنۃ إلا بقدر اللھم أنت السلام إلخ قال الحلواني: لا بأس بالفصل بالأوراد. قال الحلبي: إن أرید بالکراھۃ التنزیھیۃ ارتفع الخلاف وفی حفظی حملہ علی القلیلۃ "سنتوں میں "اللھم انت السلام الخ "کی مقدار سے زائد فاصلہ کرنا مکروہ ہے، حلوانی نے کہا کہ اوراد و ظائف کی وجہ سے فاصلہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، حلبی نے فرمایا کہ اگر یہاں کراہت سے کراہت تنزیہی ہو، تو اختلاف ہی ختم ہو جائے گا، میں کہتا ہوں میرے حافظے کے مطابق حلوانی نے اسے اورَادِ قلیلہ پر محمول کیا ہے۔"
(فتاوی رضویہ، ج06، ص234، 235، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

اگر سنتیں گھر میں ادا کرنی ہوں، تو گھر آنے کی مقدار فاصلہ مکروہ نہیں، شامی میں ہے: "أن الکلام فیما إذا صلی السنۃ في محل الفرض لاتفاق کلمۃ المشائخ علی أن الأفضل في السنن حتی سنۃ المغرب المنزل أي فلا یکرہ الفصل بمسافۃ الطریق "مذکورہ گفتگو اس صورت میں ہے جبکہ سنتیں فرض کی جگہ ادا کی جائیں، کیونکہ کلمات مشائخ اس بات پر متفق ہیں کہ سنن حتی کہ سنت مغرب بھی گھر میں پڑھنا افضل ہے یعنی گھر کی مسافت کا فاصلہ مکروہ نہیں۔ **(ردالمحتار، ج01، ص530، دارالفکر)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمدقاسم عطاری

01ربیع الاول 1446ھ/06ستمبر 2024ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے